



مجلس البحث والدراسات
محدث فتاویٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجلد "العربی" کے شمارہ 205 صفحہ 15 مجریہ دسمبر 1975ء میں ایک سوال جواب کے نتیجے میں یہ لکھا ہے کہ اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ انسان کو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جنین نر ہے یا مادہ؟ سوال یہ ہے کہ اس سلسلے میں دین اسلام کا موقف کیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو غیب کا علم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد!

سب سے پہلے اس بات کو جان لیجئے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی رحم میں حمل کو جس طرح چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور اسے اپنی مرضی و مشیت سے زیادہ کامل یا ناقص بنا دیتا ہے۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا قطعاً کوئی تصرف اور اختیار نہیں ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُولَدُ مَنْ يَشَاءُ لَمْ يَكُنْ لَالِهَ إِلَّا يُولَدُ الْغَزِيْرُ الْحَيْمُ ۚ ... سورة آل عمران

"وہی (اللہ) تو ہے جو (ماں کے) پیٹ میں عیسیٰ چاہتا ہے تمہاری صورتیں بناتا ہے اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

نیز فرمایا

لَلَّهِ الْمَلَكُ السَّمِوْتُ وَالْأَرْضُ مَعْلُوْنٌ مَا يَشَاءُ يُسَبِّحُ لِنِ يَشَاءُ وَيَسْبُحُ لِنِ يَشَاءُ الذِّكُوْرُ ۚ ۴۹ اُوْیُوْذُ يَحْمَدُ ذِكْرًا وَابْنًا وَبَحْلٌ مِّنْ رِّضَاءٍ حَقِيْقًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝۵۰ ... سورة الشوری

"(تمام) بادشاہت اللہ ہی کی ہے۔ آسمانوں کی بھی اور زمین کی بھی وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عنایت فرماتا ہے۔ اور جو چاہتا ہے بے اولاد (بائچہ) رکھتا ہے۔ یقیناً وہی جلنے والا (اور) قدرت والا ہے۔"

ان آیات میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے۔ پیدا فرماتا ہے۔ اور جس طرح وہ چاہتا ہے حمل کو رحم میں زیادہ کی صورت میں پیدا فرماتا ہے اور جس طرح وہ چاہتا ہے اسے ناقص یا مکمل اور خوبصورت یا بدصورت پیدا فرماتا ہے۔ اس میں صرف اور صرف اسی کا تصرف و اختیار ہے اس کے سوا اس میں کسی اور کی کوئی شراکت نہیں ہے۔ لہذا یہ دعویٰ کرنا شوہر یا ڈاکٹر یا کوئی فلسفی و حکیم جنہیں کی جنس کو متعین کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ ایک جھوٹا دعویٰ ہے۔ شوہر زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتا ہے کہ عورت کبچے پیدا کرنے کی عمر میں اس سے مباشرت کر کے حمل قرار پانے کی امید رکھتا ہے کبھی اللہ تعالیٰ کی مرضی و مشیت کے مطابق اس کی یہ امید بر آتی ہے اور کبھی یہ امید پوری نہیں ہوتی امید کے پورا نہ ہونے کے بھی کئی اسباب ہوتے ہیں۔ جن میں سے رحم میں خرابی یا بائچہ بن یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کی آزمائش حمل قرار نہ پانے کے چند اہم اسباب ہیں لیکن اسباب بھی بذات خود موثر نہیں ہوتے بلکہ یہ بھی اللہ کی مرضی و مشیت سے موثر ہوتے ہیں۔ حمل قرار پانا ایک کوئی امر ہے بندے کا اختیار صرف بغسی عمل ہے باقی اس کے نتیجہ میں حمل قرار پانا یا اپنا اور حمل قرار پانے کی صورت میں اس کی تصریف و تنصیر و تدبیر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ جو شخص بھی اس ضمن میں لوگوں کے حالات اقوال اور اعمال پر غور کرے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ ان دعوؤں میں مبالغہ اور اقوال افعال میں کذب و افتراء سے کام لیا گیا ہے۔ اور یہ ان کی جہالت اور جدید علوم میں غلو اور اسباب کے بارے میں حد اعتدال سے تجاوز کی وجہ سے ہے۔ اور جو شخص امور معاملات کو ان کے صحیح تناظر میں دیکھے تو وہ تمیز کرے گا کہ ان میں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص امور کون سے ہیں۔ اور وہ امور کون سے ہیں۔ جن کو اس نے اپنی مرضی و مشیت اور تدبیر سے مخلوق کے سپرد کر دیا ہے۔

حد ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم